الْاِنْفِطار Al-Infitar

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

In the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful

Name

It is derived from the word *infatarat* in the first verse. *Infitar* is an infinitive which means to cleave or split asunder, thereby implying that it is the Surah in which the splitting asunder of the sky has been mentioned.

Period of Revelation

This Surah and the Surah At-Takwir closely resemble each other in their subject matter. This shows that both were sent down in about the same period.

Theme and Subject Matter

Its theme is the Hereafter. According to a tradition related

in Musnad Ahmad, Tirmidhi, Ibn al-Mundhir, Tabarani, Hakim and Ibn Marduyah, on the authority of Abdullah bin Umar, the Messenger (peace be upon him) said: The one who wants that he should see the Resurrection Day as one would see it with his eyes, should read Surah At-Takwir, Surah Al-Infitar and Surah Al-Inshiqaq.

In this Surah, first the Resurrection Day has been described and it is said that when it occurs, every person will see whatever he has done in the world. After this, man has been asked to ponder the question: O man, what has deluded you into thinking that the God, Who brought you into being and by Whose favor and bounty you possess the finest body, limbs and features among all creatures, is only bountiful and not just? His being bountiful and generous does not mean that you should become fearless of His justice. Then, man has been warned, so as to say: Do not remain involved in any misunderstanding. Your complete record is being prepared. There are trustworthy writers who are writing down whatever you do. In conclusion, it has been forcefully stated that the Day of Resurrection will surely take place when the righteous shall enjoy every kind of bliss in Paradise and the wicked shall be punished in Hell. On that day no one shall avail anyone anything. All powers of judgment shall be with Allah.

نام

پہلی ہی آیت کے لفظ اِنفَطَرَتۡ سے ماخوذ ہے۔ انفطار مصدر ہے جس کے معنی پھٹ جانے کے ہیں۔ اس نام کا مطلب یہ ہے کہ یہ وہ سورت ہے جس میں آسمان کے پھٹ جانے کا ذکر آیا ہے۔

زمانۂ نزول

اس کا اور سورۂ تکویر کا مضمون ایک دوسرے سے نہایت مشابہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں سورتیں قریب قریب ایک ہی زمانے میں نازل ہوئی ہیں۔

موضوع اور مضمون

اس کا موضوع آخرت ہے۔ مسند احمد، ترمذی، ابن المنذر، طبرانی، حاکم اور ابن مردویہ کی روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا یہ ارشاد بیان کیا ہے: ”جو شخص چاہتا ہے کہ روز قیامت کو اس طرح دیکھ لے جیسے آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے تو سورۂ تکویر اور سورۂ انفطار، اور سورۂ انشقاق کو پڑھ لے“ اس میں سب سے پہلے روزِ قیامت کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ جب وہ پیش آجائے گا تو ہر شخص کے سامنے اس کا کیا دھرا سب آجائے گا۔ اس کے بعد انسان کو احساس دلایا گیا ہے کہ جس رب نے تجھ کو وجود بخشا اور جس کے فضل وکرم سے آج تو سب مخلوقات سے بہتر جسم اور اعضاء لیے پھرتا ہے، اس کے بارے میں یہ دھوکا تجھے کہاں سے لگ گیا کہ وہ صرف کرم ہی کرنے والا ہے، انصاف کرنے والا نہیں ہے؟ اس کے کرم کے معنی یہ تو نہیں ہیں کہ تو اس کے انصاف سے بے خوف ہو جائے۔ پھر انسان کو خبردار کیا گیا ہے کہ تو کسی غلطی فہمی میں مبتلا نہ رہے، تیرا پورا نامۂ اعمال تیار کیا جا رہا ہے۔ اور نہایت معتبر کاتب ہر وقت تیری تمام حرکات و سکنات کو نوٹ کر رہے ہیں۔ آخر میں پورے زور کے ساتھ کہا گیا ہے کہ یقیناً روز جزا برپا ہونے والا ہے جس میں نیک لوگوں کو جنت کا عیش اور بد لوگوں کو جہنم کا عذاب نصیب ہوگا۔ اس روز کوئی کسی کے کام نہ آسکے گا، فیصلے کے اختیارات بالکل اللہ کے ہاتھ میں ہوں گے۔

In the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful.	اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
1. When the heaven splits asunder.	جب آسمان پھٹ جائے گا۔	اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ۙ﴿۱﴾
2. And when the stars scatter.	اور جب تارے جھڑ پڑیں گے۔	وَ اِذَا الۡکَوَاکِبُ انۡتَثَرَتۡ ۙ﴿۲﴾

3. And when the seas are erupted. *1	*1 اور جب سمندر ابل پڑیں گے۔	وَاِذَا الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡ ۝۳

*1 In Surah At-Takwir it has been said: When the oceans are set ablaze, and here: When the oceans are torn apart. When the two verses are read together, and this fact is also kept in view that even according to the Quran a terrible earthquake will occur on the Resurrection Day, which will shake up the entire earth all at once, the state of the splitting of the oceans and their being set ablaze, seems to be as follows: first, because of the terrible convulsion, the bottom of the oceans will split asunder and their water will start sinking into the interior of the earth where an intensely hot lava is constantly boiling up. Coming into contact with the lava, water will dissolve into its two constituent parts, oxygen which helps combustion, and hydrogen, which is itself combustible. Thus, in the process of dissolution and combustion, a chain reaction will start, which will set all the oceans of the world ablaze. This is our conjecture, the correct knowledge is only with Allah.

*1 سورہ تکویر میں فرمایا گیا ہے کہ سمندروں میں آگ بھڑکا دی جائے گی، اور یہاں فرمایا گیا ہے کہ سمندروں کو پھاڑ دیا جائے گا۔ دونوں آیتوں کو ملا کر دیکھا جائے اور یہ بات بھی نگاہ میں رکھی جائے کہ قرآن کی رو سے قیامت کے روز ایک ایسا زبردست زلزلہ آئے گا جو کسی علاقے تک محدود نہ ہوگا بالکل پوری زمین بیک وقت ہلا ماری جائے گی، تو سمندروں کے پھٹنے اور ان میں آگ بھڑک اٹھنے کی کیفیت ہماری سمجھ میں یہ آتی ہے کہ پہلے اُس عظیم زلزلے کی وجہ سے سمندروں کی تہہ پھٹ جائے گی اور ان کا پانی زمین کے اس اندرونی حصے میں اُترنے لگے گا جہاں ہر وقت ایک بے انتہا گرم لاوا کھولتا رہتا ہے۔ پھر اس لاوے تک پہنچ کر پانی اپنے ان دو ابتدائی اجزا کی شکل میں تحلیل ہو جائے گا جن میں سے ایک، یعنی آکسیجن جلانے والی، اور

دوسری ، یعنی ہائیڈروجن بھڑک اٹھنے والی ہے ، اور یوں تحلیل اور آتش افروزی کا ایک ایسا مسلسل ردعمل (Chain Reaction) شروع ہو جائے گا جس سے دنیا کے تمام سمندروں میں آگ لگ جائے گی۔ یہ ہمارا قیاس ہے، باقی صحیح علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔

4. And when the graves are turned upside down. *2	اور جب قبریں اکھیڑ دی جائیں گی۔ *2	وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝٤

*2 In the first three verses, the first stage of the Resurrection has been mentioned and in this verse the second stage is being described. Opening of the graves implies resurrection of the dead.

*2 پہلی تین آیتوں میں قیامت کے پہلے مرحلے کا ذکر ہے اور اس آیت میں دوسرا مرحلہ بیان کیا گیا ہے۔ قبروں کو کھولے جانے سے مراد لوگوں کا ازسر نو زندہ کر کے اٹھایا جانا ہے۔

5. (Then) shall know each soul what it has sent forward and (what) has left behind. *3	(تب) جان لے گا ہر شخص کیا اسنے آگے بھیجا تھا اور (کیا) پیچھے چھوڑا۔ *3	عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝٥

*3 The words *ma qaddamat wa akhkharat* can have several meanings and all are implied here:

(1) *Ma qaddamat* is the good or evil act which man has sent forward, and *ma akhkharat* is what he refrained from doing. Thus, these Arabic words correspond to the acts of commission and omission in one’s life.

(2) *Ma qaddamat* is what one did earlier and *ma akhkharat* what one did later; i.e. the whole life-work of man will appear before him date-wise and in proper sequence.

(3) Whatever good and evil deeds a man did in his life is *ma qaddamat* and whatever effects and influences of his acts he left behind for human society is *ma akhkharat.*

3*اصل الفاظ ہیں مَاقَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ۔ ان الفاظ کے کئی مفہوم ہوسکتے ہیں اور وہ سب یہاں مراد ہیں۔

(ا) جو اچھا یا برا عمل آدمی نے کر کے آگے بھیج دیا وہ مَاقَدَّمَتْ ہے اور جس کے کرنے سے وہ باز رہا وہ مَا اَخَّرَتْ۔ اس لحاظ سے یہ الفاظ تقریباً انگریزی زبان کے الفاظ Commission اور Omission کے ہم معنی ہیں۔

(۲) جو کچھ پہلے کیا وہ مَاقَدَّمَتْ ہے اور جو کچھ بعد میں کیا وہ مَا اَخَّرَتْ، یعنی آدمی کا پورا نامہ اعمال ترتیب وار اور تاریخ وار اس کے سامنے آجائے گا۔

(۳) جو اچھے اور برے اعمال آدمی نے اپنی زندگی میں کیے وہ مَاقَدَّمَتْ ہیں اور ان اعمال کے جو آثار و نتائج وہ انسانی معاشرے میں اپنے پیچھے چھوڑ گیا وہ مَا اَخَّرَتْ ہیں۔

6. O mankind, what has deceived you concerning your Lord, the Gracious.	اے انسان کس چیز نے دھوکا دیا ہے تجھ کو اپنے رب کے بارے میں جو کریم ہے۔	يٰۤاَيُّهَا الۡاِنۡسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الۡكَرِيۡمِ ۙ﴿۶﴾
7. He who created you, then He fashioned you, then He proportioned you.	وہی جس نے تجھے بنایا پھر تیرے اعضاء کو درست کیا پھر متناسب بنایا تجھے۔	الَّذِىۡ خَلَقَكَ فَسَوّٰٮكَ فَعَدَلَكَ ۙ﴿۷﴾
8. In whatever form He willed, He put you together. *4	جس صورت میں اسنے چاہا تجھے جوڑ دیا۔ *4	فِىۡۤ اَىِّ صُوۡرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ﴿۸﴾

*4 That is, in the first place, the bounty and favor of your

Beneficent Sustainer required that you should have acknowledged his bounties and become an obedient servant and should have felt shy of disobeying Him, but you were deluded into thinking that you have become whatever you are by your own effort, and you never thought that you should acknowledge that favor of Him Who gave you life. Secondly, it is your Lord's bounty and kindness that you can freely do whatever you like in the world and it never so happens that whenever you happen to commit an error, He should punish you with paralysis, or blind your eyes, or cause lightning to strike you. But you took His bountifulness for weakness and were beguiled into thinking that the kingdom of your God was devoid of justice

4*یعنی اول تو پروردگار کے احسان وکرم کا تقاضہ یہ تھا کہ تو شکر گزار اور احسان مند ہو کر اس کا فرمانبردار بنتا اور اس کی نا فرمانی کرتے ہوئے تجھے شرم آتی، مگر تو اس دھوکے میں پڑ گیا کہ تو جو کچھ بھی بنا ہے خود ہی بن گیا ہے اور یہ خیال تجھے کبھی نہ آیا کہ اس وجود کے بخشنے والے کا احسان مانے۔ دوسرے، تیرے رب کا یہ کرم ہے کہ دنیا میں جو کچھ تو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور ایسا نہیں ہوتا کہ یونہی تجھ سے کوئی خطا سرزد ہو وہ تجھ پر فالج گرا دے، یا تیری آنکھیں اندھی کر دے، یا تجھ پر بجلی گرا دے۔ لیکن تو نے اس کریمی کو کمزوری سمجھ لیا اور اس دھوکے میں پڑ گیا کہ تیرے خدا کی خدائی میں انصاف نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

9. Nay, *5 but you deny the (Day of) Recompense. *6	ہر گز نہیں *5 بلکہ تم جھٹلاتے ہو جزا اور سزا (کے دن) کو۔ *6	كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۙ﴿٩﴾

*5 That is, there is no reasonable ground for you to be deluded. Your own physical existence itself tells that you did not come into being by yourself; your parents also did not make you. Man also did not come about as a result of

the elements combining together by themselves accidentally; but a Wise and Powerful God has composed you into this perfect human shape and form. There are other kinds of animals in the world compared with which your excellent form and structure and your superior powers and faculties stand out in sharp contrast. Reason demanded that in view of all this you should have submitted gratefully and should never have dared commit disobedience of your beneficent Sustainer. You also know that your Lord and Sustainer is not only Compassionate and Bountiful but Almighty and Omnipotent as well. When an earthquake, cyclone or flood occurs by His command, all your devices and measures fail to be effective. You also know that your Lord and Sustainer is not ignorant and foolish but Wise and Knowing, and the necessary demand of wisdom and knowledge is that whoever is given intellect should also be held responsible for his acts; whoever is given powers should also be held accountable as to how he used those powers; and whoever is given the choice to do good or evil on his own responsibility, should also be rewarded for his good act and punished for his evil act. All these truths are clearly and plainly known to you; therefore, you cannot say that there exists a reasonable ground for you to be deluded concerning your Lord. Your own nature is sufficient evidence that the beneficence of the Master should never cause the servant to be fearless of Him, and be involved in the misunderstanding that he may do whatever he pleases, no one can harm him in any way.

5*یعنی کوئی معقول وجہ اس دھوکے میں پڑنے کی نہیں ہے۔ تیرا وجود خود بتا رہا ہے کہ تو خود نہیں بن گیا

ہے، تیرے ماں باپ نے بھی تجھے نہیں بتایا ہے ، عناصر کے آپ سے آپ جڑ جانے سے بھی اتفاقاً تو انسان بن کر پیدا نہیں ہوگیا ہے، بلکہ ایک خدائے حکیم و توانا نے تجھے اس مکمل انسانی شکل میں ترکیب دیا ہے۔ تیرے سامنے ہر قسم کے جانور موجود ہیں جن کے مقابلے میں تیری بہترین ساخت اور تیری افضل و اشرف قوتیں صاف نمایاں ہیں۔ عقل کا تقاضہ یہ تھا کہ اس کو دیکھ کر تیرا سر بارِ احسان سے جھک جاتا اور اُس رب کریم کے مقابلے میں تو کبھی نافرمانی کی جرأت نہ کرتا۔ تو یہ بھی جانتا ہے کہ تیرا رب صرف رحیم وکریم ہی نہیں ہے، جبار و قہار بھی ہے۔ جب اس کی طرف سے کوئی زلزلہ یا طوفان یا سیلاب آجاتا ہے تو تیری ساری تدبیریں اس کے مقابلہ میں ناکام ہو جاتی ہیں۔ تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تیرا رب جاہل و نادان نہیں ہے بلکہ حکیم و دانا ہے ، اور حکمت و دانائی کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ جسے عقل دی جائے اسے اس کے اعمال کا ذمہ دار بھی ٹھیرایا جائے جسے اختیارات دیے جائیں اس سے حساب بھی لیا جائے کہ اس نے اپنے اختیارات کو کیسے استعمال کیا، اور جسے اپنی ذمہ داری پر نیکی اور بدی کرنے کی طاقت دی جائے اسے نیکی پر جزا اور بدی پر سزا بھی دی جائے۔ یہ حقیقت تیرے سامنے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے، اس لیے تو یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ اپنے رب کریم کی طرف سے جس دھوکہ میں تو پڑ گیا ہے اس کی کوئی معقول وجہ موجود ہے۔ تو خود جس کسی کا افسر ہوتا ہے تو اپنے اس ماتحت کو کمینہ سمجھتا ہے جو تیری شرافت اور نرم دلی کو کمزوری سمجھ کر تیرے سر چڑھ جائے۔ اس لیے تیری اپنی فطرت یہ گواہی دینے کے لیے کافی ہے کہ مالک کا کرم ہر گز اس کا موجب نہ ہونا چاہیے کہ بندہ اس کے مقابلے میں کھڑا ہو جائے اور اس غلط فہمی میں پڑ جائے کہ میں جو کچھ چاہوں کروں ، میرا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

***6** That is, you have not been deluded and beguiled by any good reason but by your foolish concept that there is going to be no meting out of rewards and punishments after the life of this world. It is this wrong and baseless concept which has made you heedless of God, fearless of His justice and irresponsible in your moral attitude.**

6* یعنی دراصل جس چیز نے تم لوگوں کو دھوکے میں ڈالا ہے وہ کوئی معقول دلیل نہیں ہے بلکہ محض تمہارا

یہ احمقانہ خیال ہے کہ دنیا کے اس دارالعمل کے پیچھے کوئی دارالجزا نہیں ہے ۔ اسی غلط اور بے بنیاد گمان نے تمہیں خدا سے غافل، اس کے انصاف سے بے خوف، اور اپنے اخلاقی رویے نے غیر ذمہ دار بنا دیا ہے۔

10. And indeed, over you are guardians.	اور بیشک تم پر ہیں نگہبان ۔	وَاِنَّ عَلَيۡكُمۡ لَحٰفِظِيۡنَۙ ﴿۱۰﴾
11. Honorable scribes.	معزز لکھنے والے ۔	كِرَامًا كَاتِبِيۡنَۙ ﴿۱۱﴾
12. They know whatever you do. *7	وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔ *7	يَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۱۲﴾

*7 That is, whether you deny the meting out of rewards and punishments, belie it, or mock it, the reality cannot change. The reality is: that your Lord has not left you to your self in the world, but has appointed over each one of you honest and upright guardians, who are recording objectively and faithfully all your good and evil acts, and none of your acts is hidden from them, whether you commit it in darkness, or in private, or in far off jungles, or in secret when you are fully satisfied that whatever you have done has remained hidden from human eye. For these guardian angels Allah has used the words *kiram-an katibin*, i.e. writers who are honorable and noble They are neither attached in personal love with somebody, nor are inimical to anybody, so that they would prepare a fictitious record on the basis of their favoring one man and un-favoring another unduly. They are neither dishonest that without being present on duty they would make wrong entries by themselves; nor are they

bribable so that they would take bribes and make false reports in favor of or against somebody. They are far above these moral weaknesses. Therefore, both the good and the bad people should be fully satisfied that each man’s good acts will be recorded without any omission, and no one will have an evil act recorded in his account which he has not done. Then the second quality that has been mentioned of these angels is: They know whatever you do. That is, they are not like the secret, intelligence agencies of the world, from which, despite all their search and scrutiny, many things remain hidden. They are fully aware of everyone's deeds. They accompany every person, at all places, under all conditions, in such a way that he himself does not know that someone is watching him, and they also know with what intention has somebody done a certain thing. Therefore the record prepared by them is a complete record in which nothing has been left un-recorded. About this very thing it has been said in Surah Al-Kahf, Ayat 49: Woe to us! What sort of a book it is, it has left nothing unrecorded of our doings, small or great. They will see before them everything, whatever they had done.

*7 یعنی تم لوگ چاہے دارالجزا کا انکار کرو یا اس کو جھٹلاؤ یا اس کا مذاق اڑاؤ، اس سے حقیقت نہیں بدلتی۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہارے رب نے تمہیں دنیا میں شتر بے مہار بنا کر نہیں چھوڑ دیا ہے بلکہ اس نے تم میں سے ایک ایک آدمی پر نہایت راست باز نگران مقرر کر رکھے ہیں جو بالکل بے لاگ طریقے سے تمہارے تمام اچھے اور برے اعمال کو ریکارڈ کر رہے ہیں، اور ان سے تمہارا کوئی کام چھپا ہوا نہیں ہے، خواہ تم اندھیرے میں، خلوتوں میں، سنسان جنگلوں میں، یا اور کسی ایسی حالت میں اس کا ارتکاب کرو جہاں تمہیں اطمینان ہو کہ جو کچھ تم نے کیا ہے وہ نگاہ خلق سے مخفی رہ گیا ہے۔ ان نگراں فرشتوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے کراماً کاتبین کے

الفاظ استعمال فرمائے ہیں ، یعنی ایسے کاتب جو کریم (نہایت بزرگ اور معزز) ہیں۔ کسی سے نہ ذاتی محبت رکھتے ہیں نہ عداوت کہ ایک کی بے جا رعایت اور دوسرے کی ناروا مخالفت کر کے خلاف واقعہ ریکارڈ تیار کریں ۔ خائن بھی نہیں ہیں کہ اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہوئے بغیر بطور خود غلط سلط اندارجات کر لیں۔ رشوت خوار بھی نہیں ہیں کہ کچھ لے دے کر کسی کے حق میں یا کسی کے خلاف جھوٹی رپورٹیں کر دیں ۔ان کا مقام ان ساری اخلاقی کمزوریوں سے بلند ہے ، اس لیے نیک و بد دونوں قسم کے انسانوں کو مطمئن رہنا چاہیے کہ ہر ایک کی نیکی بے کم وکاست ریکارڈ ہوگی، اور کسی کے ذمہ کوئی ایسی بدی نہ ڈال دی جائے گی جو اس نے نہ کی ہو۔ پھر ان فرشتوں کی دوسری صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ "جو کچھ تم کرتے ہو اسے وہ جانتے ہیں" یعنی ان کا حال دنیا کی سی آئی ڈی اور اطلاعات (Intelligence) کی ایجنسیوں جیسا نہیں ہے کہ ساری تگ و دو کے باوجود بہت سی باتیں ان سے چھپی رہ جاتی ہیں ۔ وہ ہر ایک کے اعمال سے پوری طرح باخبر ہیں ، ہر جگہ ہر حال میں ہر شخص کے ساتھ اسطرح لگے ہوئے ہیں کہ اسے یہ معلوم بھی نہیں ہوتا کہ کوئی اس کی نگرانی کر رہا ہے، اور انہیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کس شخص نے کس نیت سے کوئی کام کیا ہے۔اس لیے ان کا مرتب کردہ ریکارڈ ایک مکمل ریکارڈ ہے جس میں درج ہونے سے کوئی بات رہ نہیں گئی ہے۔ اسی کے متعلق سورہ کہف آیت نمبر۴۹ میں فرمایا گیا ہے کہ قیامت کے روز مجرمین یہ دیکھ کر حیران رہ جائیں گے کہ ان کا جو نامہ اعمال پیش کیا جا رہا ہے اس میں کوئی چھوٹی یا بڑی بات درج ہونے سے رہ گئی ہے، جو کچھ انہوں نے کیا تھا وہ سب جوں کا توں ان کے سامنے حاضر ہے۔

13. Indeed the righteous shall be in delight.	بیشک نیکو کار نعمتوں میں ہونگے۔	اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ ۙ﴿۱۳﴾
14. And indeed, the wicked shall be in Hellfire.	اور بیشک بدکردار دوزخ میں ہونگے۔	وَّاِنَّ الۡفُجَّارَ لَفِیۡ جَحِیۡمٍ ۙ﴿۱۴﴾
15. The shall enter in it on the Day of	وہ داخل ہوں گے اس میں اس	یَّصۡلَوۡنَهَا یَوۡمَ الدِّیۡنِ ﴿۱۵﴾

Recompense.	دن جو جزا اور سزا کا ہے۔	
16. And they shall not be there from absent.	اور نہیں ہو نگے وہ اس سے غائب۔	وَمَا هُمۡ عَنۡهَا بِغَآئِبِيۡنَؕ ﴿۱۶﴾
17. And what do you know what is the Day of Recompense.	اور کیا تمہیں معلوم کہ کیا ہے جزا اور سزا کا دن۔	وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا يَوۡمُ الدِّيۡنِۙ ﴿۱۷﴾
18. Then, what do you know what is the Day of Recompense.	پھر کیا تمہیں معلوم کہ کیا ہے جزا اور سزا کا دن۔	ثُمَّ مَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا يَوۡمُ الدِّيۡنِؕ ﴿۱۸﴾
19. A Day, shall have no power, a soul over another soul, at all. And the command that Day is with Allah. *8	وہ دن کہ نہ اختیار ہوگا کسی جان کو کسی جان پر کچھ بھی۔ اور حکم اس دن اللہ کا ہوگا۔ *8	يَوۡمَ لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَيۡـئًا ؕ وَّالۡاَمۡرُ يَوۡمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾

*8 That is, no one there will have the power to save anyone from suffering the consequences of his deeds; no one there will be so influential, strong, or such a favorite with Allah that he should behave stubbornly in the divine court and say: Such and such a one is a close relative or associate of mine; he will have to be forgiven, no matter what evils He might have committed in the world.

*8یعنی کسی کی وہاں یہ طاقت نہ ہوگی کہ وہ کسی شخص کو اس کے اعمال کے نتائج بھگتنے سے بچا سکے۔ کوئی وہاں ایسا با اثر یا زور آور یا اللہ کا چہیتا نہ ہوگا کہ عدالت خداوندی میں اڑ کر بیٹھ جائے اور یہ کہہ سکے کہ فلاں شخص

میرا عزیز یا متوسل ہے، اسے تو بخشنا ہی ہو گا خواہ یہ دنیا میں کیسے ہی برے افعال کر کے آیا ہو۔